عورت کا چہرہ ڈھانپ کر نماز پڑھنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Lar-11863 تاریخ:11-01-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورت کی نماز کا وقت ایسی جگہ ہو گیا کہ جہاں اجنبی لوگ موجود ہیں، تو کیا وہ چہرہ ڈھانپ کر نماز پڑھ سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

عورت کے لیے اجنبی لوگوں سے ہٹ کر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو، تو اجنبی لوگوں کی موجودگی میں چہرہ ڈھانپ کر نماز پڑھ سکتی ہے۔

اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

مرد و عورت کو نماز میں منہ چھپانا منع ہے، چنانچہ الآثار لابی یوسف میں ہے:"يوسف عن أبيه عن أبي حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه كان يكره أن يغطي الرجل فاه وهو في الصلاة، ويكره أن تصلي المرأة وهي متنقبة" ترجمہ: یوسف اپنے والد سے وہ امام اعظم ابو حنیفہ سے وہ حماد اور وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک مرد کا نماز میں اپنے منہ کو چھپانا، مکروہ ہے اور عورت کا نقاب کی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(الآثار لابی یوسف، جلد1، صفحہ130، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

فتاوی شامی، جلد1، صفحہ 652 اور فتاوی ہندیہ، جلد1، صفحہ 108، البحر الرائق شرح کنز الدقائق

،جلد2، صفحہ 46،بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، جلد6، صفحہ 506، تبیین الحقائق شرح کنزالدقائق ،جلد1، صفحہ 411اور حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ، صفحہ 355 پر ہے،واللفظ للاول:"یکرہ التلثم وھو تغطیۃ الأنف والفم فی الصلاۃ... ونقل ط عن أبی السعود أنھا تحریمیۃ"مختصراً

ترجمہ: تلثم یعنی نماز میں ناک اور منہ کا چھپانا، مکروہ ہے... اور طحطاوی نے ابو السعود سے نقل کیا ہے کہ یہ مکروہ تحریمی ہے۔ **(درمختار معہ ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، جلد1، صفحہ652، دارالفکر، بیروت)**

عذر کی بناء پر منہ چھپانے کی اجازت ہے، جیسا کہ جماہی کو روکنے کے لیے منہ کو چھپا سکتے ہیں چنانچہ فتاوی تاتارخانیہ میں ہے:" ویکرہ للمصلی ان یغطی فاہ، وفی الخانیۃ:" وانفہ فی الصلاۃ، م:وھذاالذی ذکرنافی غیرحالۃ العذر،امافی حالۃ العذربان غلبہ التثاوب ،فلاباس بان یضع یدہ علی فمہ"ترجمہ: اور نمازی کے لیے مکروہ ہے کہ وہ اپنا منہ چھپائے اور خانیہ میں ہے اوروہ نماز میں ناک چھپائے ،اور یہ جو ہم نے ذکر کیا یہ حالت عذر کے علاوہ ہے، بہرحال حالت عذر بایں طور پر کہ اسے جماہی کا غلبہ ہو، تو پھر حرج نہیں ہے کہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے۔

(فتاوی تاتارخانیہ، جلد2، صفحہ199، ھند)

اور مَردوں کے درمیان فتنہ کی وجہ سے عورت کو چہرہ کھولنا منع ہے، لہذا اس عذر کی وجہ سے بھی نماز میں چہرہ چھپا سکتی ہے، چنانچہ فتاوی شامی میں ہے:"تمنع من الکشف لخوف أن یری الرجال وجھھا فتقع الفتنۃ لأنہ مع الکشف قد یقع النظر إلیہ بشھوۃ"ترجمہ: مردوں کا عورت کے چہرے کو دیکھنے کی وجہ سے فتنہ ہو گا، اس خوف کی وجہ سے عورتوں کو چہرہ کھولنے سے منع کیا جائے گا، اس لیے کہ چہرہ کھلا ہونے کی وجہ سے اس پر شہوت کے ساتھ نظر پڑے گی۔

(فتاوی شامی، جلد1، صفحہ406، دارالفکر، بیروت)

الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیہ میں احناف، مالکیہ اور شوافع کا مؤقف ذکر کیا کہ چہرہ ڈھانپ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس کے بعد لکھا ہے:"وقال الحنابلۃ: ویکرہ أن تصلي في نقاب وبرقع بلا حاجۃ، وقال

ابن عبدالبر: أجمعوا على أن على المرأة أن تكشف وجهها في الصلاة والإحرام، ولأن ستر الوجه يخل بمباشرة المصلي بالجبهة ويغطي الفم وقد نهى النبي صلى اللہ علیه وسلم الرجل عنه، فإن كان لحاجة كحضور أجانب، فلا كراهة" ترجمہ: حنابلہ نے کہا: **عورت کو برقع اور نقاب میں بلاحاجت نماز پڑھنا مکروہ ہے** اور علامہ ابن عبدالبر علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا کہ علما کا اس بات پر اجماع ہے کہ عورت پر نماز اور احرام میں اپنا چہرہ کھلا رکھنا لازم ہے اور اس لیے کہ چہرہ چھپا ہونا نمازی کے لیے اپنی پیشانی کے ساتھ مصلے کو چھونے میں مخل ہوگا، نیز منہ بھی اس سے ڈھک جائے گا، حالانکہ منہ کو چھپانے سے مرد کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور اگر یہ کسی حاجت کی بناء پر ہو جیسے: اجنبی لوگوں کا موجود ہونا، تو کراہت نہیں۔

(الموسوعۃ الفقیہ الکویتیہ، جلد41، صفحہ135، وزارۃ الأوقاف والشئون الإسلامیہ، الکویت)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

12 جمادی الثانی 1444ھ/11 جنوری 2023ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے